ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

مطالعہ قرآن کے تناظر میں لفظ اہل بیت کی لغوی جہات اور اصطلاحی تعریفات: اہل علم کی مباحث کا تجزیہ

In the Context of Quranic Study: Linguistic Aspects and Terminological Definitions of the Term 'Ahlul Bayt'; Analysis of Scholarly Discourses

☆**Muhammad Zahid Nawaz:** Phd scholar, Visiting Lecturer, University of Layyah.

☆☆**Dr.Amber Ghani:** Senior Assistant Professor, Bahria University Karachi Campus.

Abstract

This study delves into the linguistic nuances and terminological definitions of the term "Ahlul Bayt" within the framework of Quranic analysis. "Ahlul Bayt," translated as the "People of the House," holds significant importance in Islamic discourse, particularly in the Shiite tradition, where it refers to the family of the Prophet Muhammad. The research explores both the lexical and conceptual dimensions of this term, examining its usage in classical Arabic and its evolution in theological discussions. By scrutinizing various scholarly perspectives, the study aims to elucidate the multifaceted understanding of "Ahlul Bayt" and its implications in Islamic theology and jurisprudence.

Keywords: Ahlul Bayt, Quranic study, linguistic analysis, terminological definitions, Islamic theology

تعارف

ہمارے ہاں اہل بیت کے حوالے سے متعدد کلمات مستعمل و مروج ہیں۔ مثلا: آلِ بیت، اہل بیت، آلِ محمد، آلِ نبی، اور عترت نبی وغیرہ۔ یہ تمام تر تراکیب ایک ہی مفہوم میں استعمال کی جاتی ہیں۔ ان کی صحیح تفہیم کے لیے کلمہ "آل" اور "اہل" کی لغوی و اصطلاحی تعریفات کے بارے جاننا ضروری ہے۔

آل بیت/اہل بیت کے اطلاقات کی لغوی مباحث

آل بیت

کلمہ (آل) کے اشتقاق اور معنی کے متعلق علماء لغت کے مابین اختلاف پایا جاتا ہے۔ اس حوالے سے کئی اقوال کتب میں مذکور ہیں۔ لیکن جب اس لفظ کے اشتقاق اور اصل کے متعلق اقوال جمع کیے جائیں تو بنیادی طور پر دو اقوال سامنے آتے ہیں:

پہلا قول: کلمہ آل کی اصل "اہل" ہے جیسا کہ راغب اصفہانی (502ھ)، ابن منظور (711ھ)، اور فیروز آبادی (817ھ) نے تصریح فرمائی ہے۔[1] [2]

---

[1] اصفہانی، راغب، حسن بن محمد، المفردات فی غریب القرآن، طبع اول، دار المعرفہ، بیروت لبنان، ج، 1، ص/38، تحت مادہ، اہ ل

[2] الافریقی، ابن منظور، محمد بن مکرم، لسان العرب، دار صادر بیروت، طبع اول، صفحہ 28، جلد، 11، تحت مادہ، اہ ل

لیکن ابن قیم نے اس قول کو بوجوہ ضعیف قرار دیا ہے۔[3]

دوسرا قول: کلمہ آل، ہمزہ، واو اور لام "اول" سے مشتق ہے، جس کا ہے: معنی لوٹنا اور رجوع کرنا۔

جیسا کہ خلیل بن احمد فراہیدی(170ھ)، ابن فارس(395ھ)[4]، اور ابن تیمیہ(728ھ)[5] نے نقل کیا ہے۔ یہی قول راجح ہے۔[6]

جب کلمہ "آل" کسی شخص کی جانب منسوب تو اس کے دو معانی مراد ہوتے ہیں:

(1) گھر والے (اہل و عیال)۔[7]

(2) پیروکار اور مطیع۔[8]

مذکورہ معانی پر قرآن و سنت کی بہت سی نصوص موجود ہیں۔

اہل بیت

اہل کے بارے اہل علم کے اقوال کا خلاصہ یہ ہے:

(1) اہل سے تمام قریبی رشتے دار اور وہ لوگ مراد ہوتے ہیں جن کا گھر یا فرد سے بڑا گہرا تعلق ہو۔[9]

(2) اہل کی اصطلاح صرف بیوی کے لیے مختص ہے۔[10]

(3) اہل کی اصطلاح صرف اولاد کے لیے مختص ہے۔[11]

اہل بیت/ آل بیت کے اطلاقات کی اصطلاحی مباحث

آل بیت/اہل بیت کے دو اطلاقات ہیں: ایک عام تو دوسرا خاص

عام اطلاق: عام اطلاق کی روسے اہل بیت/آل بیت سے مراد نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام متبعین یعنی صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور قیامت تک ہونے والے آپ کے پیروکار ہیں۔

---

[3] سالم الحضر، محمد، اھل بیت بین مدرستین، مبرۃ الآل والاصحاب، کویت، طبع اول، صفحہ 13

[4] ابن الفارس، ابو الحسین، معجم مقاییس اللغۃ، دار الفکر، بیروت لبنان، صفحہ 159، جلد 1،

[5] ابن تیمیہ، احمد ابن عبد الحکیم، مجموع فتاوی ابن تیمیہ۔ دار الکتب العلمیہ، بیروت لبنان، صفحہ 463، جلد 22،

[6] فراہیدِي، خلیل بن احمدِ، ابوعبد الرحمن، کتاب العین، مؤسسۃ الاعلی المطبوعات، صفحہ 359، جلد 8،

[9] سالم الحضر، محمد، اھل بیت بین مدرستین، مبرۃ الآل والاصحاب، کویت، طبع اول، صفحہ 13

[10] سالم الحضر، محمد، اھل بیت بین مدرستین، مبرۃ الآل والاصحاب، کویت، طبع اول، صفحہ 13

[11] سالم الحضر، محمد، اھل بیت بین مدرستین، مبرۃ الآل والاصحاب، کویت، طبع اول، صفحہ 13

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

خاص اطلاق : خاص اطلاق کی رو سے اہل بیت/آل بیت سے بنو ہاشم، اولاد رسول اور ازواج مطہرات مراد ہیں۔ ہمارا موضوع بلا واسطہ اسی خاص اطلاق سے متعلق ہے۔ اس لیے ہم اس طلاق پر تفصیلی گذارشات کریں گے۔ کتاب وسنت کے نصوص کے مطالعہ سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے کہ جب اہل بیت کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے تو اس سے تین گھرانے مراد ہوتے ہیں، جو کہ یہ ہیں:

(1) نسبی گھرانا (2) سکونتی گھرانا (3) ولادتی گھرانا

ذیل میں ان کی تفصیلات اور دلائل بیان کیے جارہے ہیں:

(1) نسبی گھرانا/اہل بیت نسب

بنو ہاشم میں حضرت عباس، حضرت علی، حضرت جعفر، حضرت عقیل اور حضرت حارث رضی اللہ عنہم اور ان کی اولاد شامل ہے۔ یہ اہل بیتِ نسب کہلاتے ہیں۔ ان پر بھی زکوۃ لینا حرام ہے۔ بنو ہاشم کے اہل بیت ہونے پر یہ دو روایات شاہد ہیں:

1- زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کون ہیں؟ آپ نے جواب دیا: آل محمد وہ ہیں جن پر زکوۃ حرام ہے، ان سے دوبارہ سوال کیا گیا، آخر وہ کون ہیں جن پر زکوۃ حرام ہے؟ فرمایا: وہ آلِ علی، آلِ عقیل، آل جعفر، اور آلِ عباس ہیں۔[12]

۲۔ عبداللہ بن حارث بن نوفل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب اور فضل بن عباس رضی اللہ عنہما نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور آپ سے یہ مطالبہ کیا کہ آپ انھیں زکوۃ کی وصولی پر مقرر کریں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان سے فرمایا: زکوۃ اور صدقات لوگوں کے مال کی گندگی (میل) ہے اور یہ محمد اور آل محمد کے لیے جائز نہیں۔[13]

(2) سکونتی گھرانا/اہل بیت سکونت

ازواج مطہرات رضی اللہ عنھن سکونت (مسکن) کے اعتبار سے اہل بیت نبی ہیں، عرب اور ہمارے ہاں لفظ "اہل" آدمی کی بیویوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے اور یہ عرف عام میں داخل ہے۔ قرآنِ مجید میں اہلِ بیت کی ترکیب ازواج کے لیے متعدد بار استعمال ہوئی ہے۔ چند مثالیں پیش خدمت ہیں:

ا۔ قَالُوٓاْ اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِ [14]

---

[12] الصنعانی، عبدالرزاق بن ہمام، مصنف عبدالرزاق: 4/51، حدیث نمبر 6943

[13] القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب الزکاہ، باب ترک استعمال آل النبی علی الصدقہ، حدیث نمبر 1072

[14] ھود 11: 73

ترجمہ: فرشتوں نے کہا: کیا تم اللہ کے حکم پر تعجب کر رہی ہو؟ اے گھر والو! تم پر اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہیں۔

یہاں اہل بیت کا لفظ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی زوجہ محترمہ سیدہ سارہ سلام اللہ علیہا کے لیے استعمال ہوا ہے۔

۲۔إِذْ رَأَى نَارًا فَقَالَ لِأَهْلِهِ امْكُثُوا إِنِّي آنَسْتُ نَارًا [15]

ترجمہ: جب موسیٰ (علیہ السلام) نے (مدین سے واپس مصر آتے ہوئے) ایک آگ دیکھی تو انہوں نے اپنے گھر والوں سے کہا: تم یہاں ٹھہرے رہو میں نے ایک آگ دیکھی ہے۔

اس آیت میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی زوجہ محترمہ کے لیے اہل بیت کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

۳۔قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلاَّ أَن يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۔[16]

ترجمہ: وہ (فوراً) بول اٹھی کہ اس شخص کی سزا جو تمہاری بیوی کے ساتھ برائی کا ارادہ کرے اور کیا ہو سکتی ہے سوائے اس کے کہ وہ قید کر دیا جائے یا (اسے) دردناک عذاب دیا جائے۔

یہاں عزیز مصر کی بیوی کے لیے اہل کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

۴۔وَ حَرَّمْنَا عَلَيْهِ الْمَرَاضِعَ مِنْ قَبْلُ فَقَالَتْ هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰٓى اَهْلِ بَيْتٍ يَّكْفُلُوْنَهٗ لَكُمْ وَ هُمْ لَهٗ نٰصِحُوْنَ ۔[17]

ترجمہ: اور ہم نے پہلے ہی سب دائیاں اس پر حرام کر دی تھیں تو بولی کیا میں تمہیں بتادوں ایسے گھر والے کہ تمہارے اس بچہ کو پال دیں اور وہ اس کے خیر خواہ ہیں۔

مذکورہ آیت میں سیدنا موسیٰ علیہ السلام کی ہمشیر نے اپنی والدہ پر اہل بیت کا اطلاق کیا۔

(3) ولادتی گھرانہ/اہل بیت ولادت

رسول اللہ کی تمام اولاد ولادت کے اعتبار سے اہل بیت ہے، اس میں آپ کے تمام بیٹے مثلاً: قاسم، عبداللہ، اور ابراہیم رضی اللہ عنہم اور آپ کی تمام بیٹیاں مثلاً: زینب، رقیہ، ام کلثوم اور فاطمہ رضی اللہ عنھن شامل ہیں۔ نیز ان کی اولادیں بھی اہل بیت ولادت میں شامل ہیں۔ مثلاً زینب بنت رسول اللہ کے بطن سے ہونے والے علی، اور امامہ رضی اللہ عنہما، رقیہ بنت رسول اللہ کے بطن سے ہونے والے عبداللہ بن عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما اور فاطمہ بنت رسول اللہ کے بطن سے ہونے والے حسن اور حسین رضی اللہ عنہما اور ان کی اولاد، اور زینب وام کلثوم رضی اللہ عنہما اور ان کی اولاد۔

---

[15] طٰہٰ20: 10

[16] (یوسف 12: 25)

[17] القصص،28:12

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

ازواج مطہرات اور اولاد اطہار: اہل بیت/آل بیت

قرآن مجید میں اہل کا لفظ بیوی اور اولاد بیک وقت دونوں کے لیے بھی وارد ہوا ہے۔اس حوالے سے دو مثالیں پیش خدمت ہیں:

۱۔فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِن ضُرٍّ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُم مَّعَهُمْ ۔[18]

ترجمہ: تو ہم نے ان کی دعا قبول فرمائی اور انہیں جو تکلیف (پہنچ رہی) تھی سو ہم نے اسے دور کر دیا اور ہم نے انہیں ان کے اہل و عیال (بھی) عطا فرمائے اور ان کے ساتھ اتنے ہی اور (عطا فرما دیے)۔

مذکورہ آیت میں ایوب علیہ السلام کے زوجہ اور بچوں کے لیے اہل کا لفظ استعمال ہوا ہے۔

۲۔وَقَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجٰهِلِیَّةِ الْاُوْلٰى وَ اَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَ اٰتِیْنَ الزَّكٰوةَ وَ اَطِعْنَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗؕ اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰهُ لِیُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَیْتِ وَ یُطَهِّرَكُمْ تَطْهِیْرًا [19]

ترجمہ: اور اپنے گھروں میں ٹھہری رہو اور بے پردہ نہ رہو جیسے اگلی جاہلیت کی بے پردگی اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو اور اللہ اور اس کے رسول کا حکم مانو اللہ تو یہی چاہتا ہے اے نبی کے گھر والو کہ تم سے ہر ناپاکی دور فرما دے اور تمہیں پاک کر کے خوب ستھرا کر دے۔(الاحزاب،۳۳:۳۳)

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا یہ واقعہ نقل کرتی ہیں:

خَرَجَ النَّبِيُّ صلىٰ الله عليه وآله وسلم غَدَاةً وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُرَحَّلٌ مِنْ شَعْرٍ أَسْوَدَ فَجَاءَ الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ رضى الله عنه فَأَدْخَلَهُ، ثُمَّ جَاءَ الْحُسَيْنُ رضى الله عنه فَدَخَلَ مَعَهُ ثُمَّ جَاءَ تْ فَاطِمَةُ فَأَدْخَلَهَا ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَدْخَلَهُ ثُمَّ قَالَ: {إِنَّمَا يُرِيدُ اﷲُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا} [20]

ترجمہ: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صبح کے وقت ایک اونی منقش چادر اوڑھے ہوئے باہر تشریف لائے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حضرت حسن بن علی رضی اللہ عنہ آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں اُس چادر میں داخل کر لیا پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ آئے اور وہ بھی ان کے ہمراہ اس چادر میں داخل ہو گئے، پھر حضرت سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا آئیں اور

---

[18] الانبیاء 21: 84

[19] الاحزاب،۳۳:۳۳

[20] القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب فضائل اہل بیت النبی ﷺ، رقم: 6261
نیسابوری، حاکم، محمد بن عبداللہ، المستدرک علی الصحیحین، 3: ۱۵۹، رقم: 4707، دار الکتب العلمیۃ بیروت

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بھی اس چادر میں داخل کر لیا، پھر حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اُنہیں بھی اس چادر میں لے لیا پھر آپ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ آیت مبارکہ پڑھی: بس اللہ یہی چاہتا ہے کہ اے (رسول صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم کے) اہل بیت تم سے ہر قسم کے گناہ کا میل (اور شک و نقص کی گرد تک) دور رکھے اور تمہیں (کامل) طہارت سے نواز کر بالکل پاک صاف رکھے۔

ایک روایت کے مطابق یہ دعا سن کرام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنھانے عرض کی "وانا منھم" یعنی میں بھی ان میں سے ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "انک علی خیر" یعنی بے شک آپ بہتری پر ہو۔ بلکہ دوسری روایت میں آپ نے "بلی" فرمایا یعنی کیوں نہیں۔

نفوس اربعہ: اہل بیت/آل بیت

بعض آیات کی نبوی تفسیر سے معلوم ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم اور سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا کی اولاد کو اپنی اہلِ بیت میں شامل فرمایا ہے۔ اس پر دو آیات اور ان کی تفسیر ملاحظہ کیجیے:

۱۔ فَمَنْ حَآجَّکَ فِیْهِ مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَ کَ مِنَ الْعِلْمِ فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ اَبْنَآءَ نَا وَاَبْنَآءَكُمْ وَ نِسَآءَ نَا وَ نِسَآءَكُمْ وَاَنْفُسَنَا وَاَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَلْ لَّعْنَتَ اللهِ عَلَى الْكٰذِبِیْنَ[21]

ترجمہ: پھر اے محبوب جو تم سے عیسٰی کے بارے میں حجت کریں بعد اس کے کہ تمہیں علم آچکا تو ان سے فرما دو آؤ ہم تم بلائیں اپنے بیٹے اور تمہارے بیٹے اور اپنی عورتیں اور تمہاری عورتیں اور اپنی جانیں اور تمہاری جانیں پھر مباہلہ کریں تو جھوٹوں پر اللہ کی لعنت ڈالیں۔

اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنھا فرماتے ہیں:

وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْاٰیَةُ: {فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَائَنَا وَأَبْنَائَكُمْ}دَعَا رَسُولُ االلهِ صلیٰ اللہ علیه وآله وسلم عَلِیًّا وَفَاطِمَةَ وَحَسَنًا وَحُسَیْنًا فَقَالَ اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلِی۔[22]

ترجمہ: جب یہ نازل ہوئی: "آپ فرمادیں کہ آجاؤ ہم (مل کر) اپنے بیٹوں کو اور تمہارے بیٹوں کو (ایک جگہ پر) بلا لیتے ہیں۔"، تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہم کو بلایا، پھر فرمایا: یا اللہ! یہ میرے اہل ہیں۔

[21] آل عمران، ۳:۶۱

[22] القشیری، مسلم بن حجاج، صحیح مسلم، کتاب فضائل الصحابہ، باب فضائل اہل بیت النبی ﷺ، رقم الحدیث: 2404، بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

۲۔ ذٰلِکَ الَّذِیۡ یُبَشِّرُ اللّٰہُ عِبَادَہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ قُلۡ لَّاۤ اَسۡـَٔلُکُمۡ عَلَیۡہِ اَجۡرًا اِلَّا الۡمَوَدَّۃَ فِی الۡقُرۡبٰی وَ مَنۡ یَّقۡتَرِفۡ حَسَنَۃً نَّزِدۡ لَہٗ فِیۡہَا حُسۡنًا ؕ اِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ شَکُوۡرٌ (الشوریٰ،۴۲:۲۳)

ترجمہ: یہ ہے وہ جس کی خوشخبری دیتا ہے اللہ اپنے بندوں کو جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے تم فرماؤ میں اس پر تم سے کچھ اجرت نہیں مانگتا مگر قرابت کی محبّت اور جو نیک کام کرے ہم اس کے لیے اس میں اور خوبی بڑھائیں بیشک اللہ بخشنے والا قدر فرمانے والا ہے۔

وَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ: {قُلْ لَّآ اَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ اَجْرًا اِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبٰى}[23]، قَالُوْا: يَارَسُوْلَ االلهِ، مَنْ قَرَابَتُكَ هَؤُلَاءِ الَّذِيْنَ وَجَبَتْ عَلَيْنَا مَوَدَّتُهُمْ؟ قَالَ: عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَابْنَهُمَا۔[24]

ترجمہ: حضرت عبد للہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جب یہ آیت: ’’فرمادیجیے: میں اِس (تبلیغ رسالت) پر تم سے کوئی اُجرت نہیں مانگتا مگر (میری) قرابت (اور للہ کی قربت) سے محبت (چاہتا ہوں)‘‘ [الشوری،42: 23] نازل ہوئی تو صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول للہ! آپ کے قرابت دار کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے؟ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: علی، فاطمہ اور ان کے دو بیٹے (حسن و حسین رضی اللہ عنہم)‘‘۔

مفسرین کرام اور "اہل بیت" کا معنوی تعین: آیت تطہیر اور امام قرطبیؒ

جمہور مفسرین کی آراء کے مطابق امہات المومنین اور اولاد رسول اہل بیت کے عموم میں شامل ہیں۔ذیل میں چند مفسرین کا تذکرہ کیا جارہاہے:

آیت تطہیر اور امام قرطبیؒ

امام قرطبیؒ سورۃ الاحزاب، آیت 33 کے تحت رقمطراز ہیں:

وَ اَقِمۡنَ الصَّلٰوۃَ وَ اٰتِیۡنَ الزَّکٰوۃَ وَ اَطِعۡنَ اللّٰہَ وَ رَسُوۡلَہٗ

جو ان کو امر کیا گیا اور جس سے منع کیا گیا اس کی اطاعت کرتی ہیں۔

زجاج نے کہا: اس سے مراد نبی کریم ﷺ کی ازواج ہیں۔ ایک قول یہ کیا گیا ہے: مراد آپ ﷺ کی ازواج اور آپ کے وہ اہل ہیں جو اہل بیت شمار ہوتے ہیں۔

---

[23] الشوری،42: 23

[24] ۔ طبراني، المعجم الكبير،3: 47، رقم:2641، الموصل: مكتبة الزهراء

سورۃ الاحزاب، آیت نمبر 34 کی تفسیر میں امام قرطبی لکھتے ہیں:

اذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ مِنْ اٰيٰتِ اللّٰهِ وَ الْحِكْمَةِؕ-اِنَّ اللّٰهَ كَانَ لَطِيْفًا خَبِيْرًا (الاحزاب، 34:33)

ترجمہ: اور تمہارے گھروں میں جو خدا کی آیتیں پڑھی جاتی ہیں اور حکمت (کی باتیں سنائی جاتی ہیں) ان کو یاد رکھو بیشک خدا باریک بین اور باخبر ہے۔

(۱) یہ الفاظ یہ معنی دیتے ہیں کہ اہل بیت سے مراد حضور ﷺ کی ازواج ہیں۔ اہل علم نے اس میں اختلاف کیا ہے کہ اہل بیت کون ہیں؟ عطا، عکرمہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہم نے کہا: مراد صرف آپ کی ازواج ہیں ان کے ساتھ کوئی مرد اہل بیت میں شامل نہیں۔ وہ اس طرف گئے ہیں کہ بیت سے مراد حضور ﷺ کے مسکن ہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: اذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ۔ ایک فرقہ نے کہا: جن میں کلبی ہیں: مراد حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنہم ہیں۔ اس بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کئی احادیث مروی ہیں۔

انہوں نے اس آیت کریمہ سے استدلال کیا ہے

لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا

اگر یہ خاص کر عورتوں کے لیے حکم ہوتا تو یوں ارشاد ہوتا عنکن ویطھرکن مگر یہ احتمال موجود ہے کہ کم ضمیر لفظ اہل کے اعتبار سے ہو، جس طرح ایک آدمی اپنے ساتھی سے کہتا ہے: کیف اھلک مراد ہوتا ہے تیری بیوی یا تیری بیویاں کیسی ہیں؟ وہ کہتا ہے: ھم بخیر وہ اچھی ہیں۔ محل استدلال ھم ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ رَحْمَتُ اللّٰهِ وَ بَرَكٰتُهٗ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الْبَيْتِؕ اِنَّهٗ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ [25]

آیت سے جو ظاہر ہے وہ یہ ہے کہ آیت تمام اہل بیت کو عام ہے، وہ بیویاں ہوں یا اور۔ کیونکہ رسول اللہ ﷺ حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنھم ان میں شامل تھے۔ جب مذکر اور مونث جمع ہو جائیں تو مذکر کو غلبہ دیا جاتا ہے۔ آیت تقاضا کرتی ہے کہ بیویاں اہل بیت سے ہیں، کیونکہ انہیں کے متعلق ہے اور ان کو ہی خطاب کیا جا رہا ہے۔ اسی پر سیاق کلام بھی دلالت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے۔ جہاں تک ام سلمہ کا تعلق ہے انہوں نے کہا: یہ آیت میرے گھر میں نازل ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنھم کو بلایا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ساتھ خیبر کی بنی چادر میں داخل ہو گئے۔ فرمایا: "یہ میرے اہل بیت ہیں"۔ اور آیت کو پڑھا۔ دعا کی۔ "اے اللہ! ان سے رجس کو دور رکھ اور انہیں پاکیزہ بنا دے"۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنھاؓ نے عرض کی: یارسول اللہ! میں

---

[25] ھود ۱۲: 73

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

بھی ان کے ساتھ ہوں ؟ فرمایا: "انت علی مکانک وانت علی خیر" تو اپنے مرتبہ پر ہے اور تو بھلائی پر ہے۔ امام ترمذی اور دوسرے محدثین نے اسے نقل کیا ہے۔ کہا: یہ حدیث غریب ہے۔

(2) قشیری نے کہا: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنھا نے کہا: میں نے اپنا سر چادر میں داخل کیا اور عرض کی: یارسول اللہ! میں؟ فرمایا: "ہاں"۔ ثعلبی نے کہا: اہل بیت سے مراد بنو ہاشم ہیں۔

(3) یہ تعبیر دلالت کرتی ہے کہ بیت سے مراد نسب کا بیت ہے تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضور کے چچے اور ان کی اولاد اس میں شامل ہوں گے، اس کی مثل حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کلبی رضی اللہ عنہ کے قول کے مطابق اللہ تعالیٰ کا فرمان: آیت واذکرن اللہ تعالیٰ کے خطاب کی ابتدا ہے یعنی اللہ تعالیٰ کے امر کا خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیویوں کو ہو رہا ہے۔

(4) یہ نصیحت کے انداز میں اور اس نعمت کو شمار کرنے کے انداز میں ہے۔ وہ نعمت جو ان کے گھروں میں اللہ تعالیٰ کی آیات اور حکمت کی باتیں کی جاتی ہیں۔

علماء تاویل کہتے ہیں کہ آیات اللہ سے مراد قرآن اور حکمت سے مراد سنت ہے۔ صحیح یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان: آیت واذکرن ما قبل کے ساتھ متعلق ہے۔ عنکم اھل کی وجہ سے فرمایا پس اھل مذکر ہے، اگرچہ وہ مونث ہیں پھر بھی انہیں مذکر کے ساتھ یاد کیا اس وجہ سے عنکم ہو گیا۔ کلبی اور اس جیسے لوگوں کے قول کا کوئی اعتبار نہیں۔ اس تفسیر میں ایسی اشیاء پائی جاتی ہیں اگر سلف صالحین کے زمانہ میں پائی جاتیں تو وہ اسے اس سے روک دیتے اور اس پر حجر کا حکم لگا دیتے۔ تمام آیات یایھا النبی قل لازواجک سے لے کر آیت ان اللہ کان لطیفا خبیرا تک سب ایک دوسرے سے وابستہ ہیں تو یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ درمیان میں کوئی ایسی کلام ہو جو منفصل ہو اور غیر کے لیے ہو۔ بیشک یہ احادیث میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو رسول اللہ نے حضرت علی، حضرت فاطمہ، حضرت حسن اور حضرت حسین رضی اللہ عنھم کو بلایا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چادر کا قصد کیا۔ اسے ان پر لپیٹا، پھر اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھایا اور کہا: "اے میرے اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں، اے اللہ! ان سے رجس کو دور فرمادے اور انہیں پاکیزہ کر دے"۔ آیت تطہیر کے نازل ہونے کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بلایا، تو آپ نے پسند کیا کہ انہیں بھی اس آیت کے حکم میں داخل کر دیں جس کے ساتھ ازواج کو خطاب کیا گیا تھا۔ کلبی اور ان کی موافقت کرنے والے اس طرف گئے ہیں اور اس آیت کو ان کے لیے خاص کیا ہے جب کہ ان کے حق میں دعا کرنا تنزیل کے حکم سے خارج ہے۔

خلاصہ کلام

آخر میں، اس مطالعہ نے قرآنی مطالعہ کے تناظر میں اصطلاح "اہل بیت" کے ارد گرد لسانی اور مذہبی جہتوں کی ایک جامع تحقیق فراہم کی ہے۔ کلاسیکی عربی زبان اور مذہبی گفتگو کے باریک بینی سے تجزیے کے ذریعے، تحقیق نے "اہل بیت" کی کثیر الجہتی

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617
Vol.7 No.1, 2024

نوعیت اور اسلامی الہیات میں اس کی اہمیت کو واضح کیا ہے۔ لغت کے استعمال اور اصطلاحی تعریفوں کی جانچ سے "اہل بیت" کی اصطلاح سے وابستہ متنوع تشریحات اور مفہومات سامنے آئے ہیں۔ اگرچہ روایتی طور پر پیغمبر حضرت محمد ﷺ کے گھرانے کا حوالہ دینا سمجھا جاتا ہے، بشمول ان کے خاندان کے افراد جیسے علی، فاطمہ، حسن اور حسین رضی اللہ عنھم یہ اصطلاح بھی وسیع تر مذہبی تشریحات کے تابع رہی ہے، جس میں روحانی اور اخلاقی جہتوں کو شامل کیا گیا ہے۔ مزید برآں، اس مطالعہ نے پوری اسلامی تاریخ میں "اہل بیت" کے تصور کی ارتقاپذیر نوعیت پر روشنی ڈالی ہے، جو مسلم علمی روایت کے اندر مذہبی گفتگو کی حرکیات اور متنوع نقطہ نظر کی عکاسی کرتی ہے۔ ابتدائی تفسیری کاموں سے لے کر عصری مذہبی بحثوں تک، یہ اصطلاح گہرائی سے تحقیق اور تشریح کا موضوع بنی ہوئی ہے، مذہبی گفتگو کی تشکیل اور اسلامی فقہ کو متاثر کرتی ہے۔ مجموعی طور پر، یہ مطالعہ "اہل بیت" کی اصطلاح اور اسلامی روایت میں اس کی مذہبی اہمیت کے بارے میں گہری تفہیم میں معاون ہے۔ اس کی لسانی باریکیوں، اصطلاحی تعریفوں اور مذہبی مضمرات کو تلاش کرتے ہوئے، یہ تحقیق اسلامی الہیات کے ایک لازمی پہلو پر علمی گفتگو کو تقویت بخشتی ہے، جس سے علمی برادری کے اندر مزید تحقیقات اور مکالمے کی دعوت دی جاتی ہے۔